OPEN ACCESS
Al-Qamar
ISSN (Online): 2664-4398
ISSN (Print): 2664-438X
www.alqamarjournal.com

پانی کے ضیاع کی ممانعت: سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں ایک مطالعہ

Prohibition of Water Wastage: A Study in the Light of Prophetic Seerah

Dr. Hafiz Abdul Rashid
Assistant Professor, Department of Islamiat, Federal Urdu university, Islamabad
Dr. Habib ur Rehman
Assistant Professor, Department of Islamiat, Federal Urdu university, Islamabad

Abstract

Water holds fundamental importance for the survival of human life and the growth of civilization. In the present era, the depletion of water resources and its reckless consumption have given rise to a severe global crisis. In this context, the **Seerah of the Prophet** ﷺ provides us with a comprehensive and balanced guiding principle that not only nurtures spiritual training but also directs practical aspects of life. The Messenger of Allah ﷺ emphasized moderation in the use of water and strictly forbade extravagance. Even during the act of ablution, a sacred ritual, he disliked wasting water and prohibited excessive use of it, even by the side of a flowing river. This teaching highlights the significance Islam places on the preservation of environmental resources.This paper will explore the preservation of water and the prohibition of its wastage in the light of the Prophet's ﷺ Seerah, particularly in the context of contemporary environmental challenges. It will make clear that if individuals and societies adopt the guidance of the Prophet ﷺ, the water crisis can be controlled, and a sustainable and balanced way of life can be promoted.

CC BY

Thus, the Seerah of the Prophet ﷺ is not only a source of spiritual reform but also a guarantee for the survival of human society and the environment. There is, therefore, a pressing need to present the prohibition of water wastage in the light of the Seerah to scholars and thinkers. It is to fulfill this very need that the present paper is being written.

Keywords: Seerat e Tayyibah, Sustainable Lifestyle, Environmental Protection, Waste Prevention, Spiritual Guidance

تمہید

پانی انسانی زندگی کی بقا اور تمدن کی نشو ونما کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ موجودہ دور میں پانی کے ذخائر کی کمی اور اس کے بے دریغ استعمال نے عالمی سطح پر ایک سنگین بحران کو جنم دیا ہے۔ اس پس منظر میں سیرتِ طیبہؐ ہمیں ایک ایسا جامع اور متوازن رہنما اصول فراہم کرتی ہے جو نہ صرف روحانی تربیت بلکہ عملی زندگی کے معاملات میں بھی رہنمائی کرتا ہے۔ رسول اکرمؐ نے پانی کے استعمال میں اعتدال اور فضول خرچی سے اجتناب کی خاص تاکید فرمائی۔ آپؐ نے وضو جیسی عبادت میں بھی پانی کے ضیاع کو ناپسند فرمایا اور نہر کے کنارے بھی زائد پانی استعمال کرنے سے روکا۔ اس تعلیم سے واضح ہوتا ہے کہ اسلام میں ماحولیاتی وسائل کے تحفظ کو کس قدر اہمیت دی گئی ہے۔ یہ مقالہ سیرتِ نبویؐ کی روشنی میں پانی کے تحفظ اور اس کے ضیاع کی ممانعت کو عصر حاضر کے ماحولیاتی مسائل کے تناظر میں بیان کرے گا۔ اس میں یہ واضح کیا جائے گا کہ اگر فرد اور معاشرہ آپؐ کی ہدایات کو اپنائے تو پانی کے بحران پر قابو پایا جا سکتا ہے اور ایک پائیدار اور متوازن طرزِ زندگی کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ یوں سیرتِ طیبہؐ نہ صرف روحانی اصلاح کا ذریعہ ہے بلکہ انسانی معاشرتی و ماحولیاتی بقا کا ضامن بھی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ سیرت طیبہؐ کی روشنی میں پانی کے ضیاع کی ممانعت کو اہل علم کے سامنے لایا جائے۔ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے یہ مقالہ تحریر کیا جا رہا ہے۔

سیرت طیبہؐ کی روشنی میں پانی کے ضیاع کی ممانعت

پانی زندگی کی بقا کے لیے سب سے بنیادی عنصر ہے۔ قرآنِ کریم نے اسے اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمتوں میں شمار کیا ہے اور مختلف مواقع پر پانی کی اہمیت اور اس کے ذریعے زندگی کی نشو ونما کا ذکر فرمایا ہے۔ آج جب کہ دنیا کو ماحولیاتی بحران اور آبی قلت کا سامنا ہے، اسلام کی رہنمائی اس حوالے سے انتہائی جامع اور رہنما ہے۔ قرآن اور سیرتِ طیبہ ہمیں بتاتے ہیں کہ پانی اللہ تعالیٰ کی امانت ہے اور اس کا ضیاع یا اس میں ناجائز تصرف انسان کے لیے دنیا و آخرت میں نقصان دہ ہے۔

قرآنِ مجید نے متعدد مقامات پر پانی کو زندگی کی بنیاد قرار دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ۔"[1]

"اور ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ بنایا۔"

یہ آیت نہ صرف یہ کہ مادی زندگی کی اصل حقیقت کی وضاحت کرتی ہے بلکہ یہ بھی بتاتی ہے کہ کائنات میں پانی کے بغیر زندگی کا وجود ممکن نہیں۔

اسی طرح فرمایا:

"وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً بِقَدَرٍ فَأَسْكَنَّاهُ فِي الْأَرْضِ وَإِنَّا عَلَىٰ ذَهَابٍ بِهِ لَقَادِرُونَ۔"[2]

"اور ہم نے آسمان سے پانی ایک طے شدہ مقدار کے مطابق نازل کیا اور اس کو زمین میں روکا اور یقیناً ہم اس کو لے جانے پر بھی قادر ہیں۔"

یہ آیت پانی کی تقسیم میں اللہ کی حکمت اور انسان کے امتحان کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ انسان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر وہ اس نعمت کی حفاظت نہ کرے تو اللہ اسے سلب کرنے پر قادر ہے۔

مزید ایک مقام پر فرمایا:

"قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ۔"[3]

"آپ کہیے! بھلا یہ تو بتاؤ اگر تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو تمہیں بہتا ہوا پانی کون لادے گا؟"

یہاں انسان کو جھنجھوڑا گیا ہے کہ وہ پانی کی قدر کرے اور یہ سمجھے کہ یہ محض اس کی محنت یا وسائل کا نتیجہ نہیں، بلکہ خالقِ کائنات کی طرف سے عطا کردہ ایک عظیم امانت ہے۔ قرآنِ مجید میں پانی کو ایک نعمت عظمیٰ اور زندگی کی بنیاد قرار دیا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے کہ اللہ نے ہر جاندار کو پانی سے زندہ کیا، جو اس حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ دنیا کا کوئی بھی نظام، خواہ وہ نباتات ہوں، حیوانات یا انسان، پانی کے بغیر باقی نہیں رہ سکتا، اور یہ حقیقت انسانی عقل کو جھنجھوڑتی ہے کہ وہ اس انمول عطیہ کو معمولی نہ سمجھے بلکہ اس کی حفاظت کرے، اسی طرح قرآن نے یہ بھی بیان کیا کہ آسمان سے پانی ایک خاص پیمانے اور حکمت کے ساتھ اتارا جاتا ہے اور پھر زمین میں اسے ٹھہرا دیا جاتا ہے، جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ پانی کا نزول محض ایک فطری یا سائنسی عمل نہیں بلکہ یہ براہِ راست رب کی قدرت اور تدبیر کا نتیجہ ہے اور اس میں اس کی حکمت یہ پوشیدہ ہے کہ انسان اس پانی کو صحیح مصرف میں لائے، اس کو ضائع نہ کرے، اس میں آلودگی پیدا نہ کرے اور اسے عدل کے ساتھ سب تک پہنچائے، مزید یہ کہ قرآن نے انسان کو جھنجھوڑنے کے لیے ایک نہایت بلیغ سوال کیا کہ اگر ایک دن تمہارا پانی زمین کی گہرائیوں میں غائب ہو جائے تو کون ہے جو تمہیں صاف شفاف پانی لا کر دے، یہ سوال انسان کے غرور کو توڑتا ہے اور اس کے سامنے یہ حقیقت لاتا ہے کہ پانی کسی کی ملکیت نہیں بلکہ رب کی عطا ہے اور وہ جب چاہے اس کو روک لے، اس لیے اس کے استعمال میں شکر گزاری اور امانت داری لازمی ہے، ان تینوں آیات کا مجموعی پیغام یہی بنتا ہے کہ پانی زندگی کا لازمی جز ہے، یہ اللہ کی نعمت ہے اور اس کی حفاظت ہر انسان پر فرض ہے، اس سے یہ تعلیم ملتی ہے کہ پانی کو فضول خرچی اور ضیاع سے بچایا جائے، اس کی تقسیم میں عدل قائم رکھا جائے اور آئندہ نسلوں کے لیے اسے محفوظ کیا جائے، چنانچہ اگر ہم پانی کو برباد کرتے ہیں یا اس کو ناپاک اور آلودہ کرتے ہیں تو یہ دراصل اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے، اور ناشکری ہمیشہ محرومی کا سبب بنتی ہے، اس کے برعکس اگر ہم پانی کو اس کی اصل عظمت کے ساتھ استعمال کریں، اس کا احترام کریں اور اس کی حفاظت کریں تو یہ عمل نہ صرف ہماری دنیاوی بقا کا ذریعہ ہو گا بلکہ آخرت میں بھی شکر گزاری کے درجے میں شمار ہو گا، لہٰذا قرآن ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ پانی کے بغیر زندگی کا کوئی تصور نہیں، پس ضروری ہے کہ ہم اس کے تحفظ، صفائی اور عدل پر مبنی استعمال کو اپنی سماجی، معاشی اور دینی ذمہ داری سمجھیں تاکہ یہ نعمت ہمارے لیے دنیا میں سکون اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ بن سکے۔

رسول اللہ ﷺ نے پانی کو اللہ کی عظیم نعمت قرار دیا اور اس کے ضیاع سے سختی سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کا طرزِ زندگی سادگی اور اعتدال پر مبنی تھا۔ آپ ﷺ نے وضو اور غسل جیسے عبادات میں بھی پانی کے بے جا استعمال سے روکا۔

ا۔ پانی کے اسراف کی ممانعت

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: «مَا هَذَا السَّرَفُ؟» فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوءِ سَرَفٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَرٍ جَارٍ۔"[4]

"جناب عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ جناب سعد جب وہ وضو کر رہے تھے تو رسول اکرمؐ نے ان کے پاس سے گزرتے ہوئے فرمایا: "پانی میں اسراف کیوں کر رہے ہیں؟ جناب سعدؓ نے عرض کرنے لگے کہ حضور وضو میں بھی فضول خرچی ہوتی ہے؟ آپؐ فرمانے لگے کہ ہاں، اگرچہ آپ بہتے ہوئے دریا پر ہی کیوں نہ بیٹھے ہوں۔"

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ"۔[5]

"جناب انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ ایک مُد پانی سے وضو کرتے تھے اور ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے، کبھی پانچ مد تک استعمال فرمالیتے۔"

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: "كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ۔"[6]

"جناب جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ ایک صاع پانی سے غسل فرمالیتے تھے اور ایک مُد پانی سے وضو کر لیتے تھے۔"

"عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: "كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، يَعْنِي مِنْ قَدَحٍ فِيهِ قَدْرُ فَرَقٍ۔"[7]

"جناب عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریمؐ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے، جس میں ایک "فرق" پانی ہوا کرتا تھا۔"

ان احادیث سے یہ سبق ملتا ہے کہ اسلام میں پانی کو ایک قیمتی نعمت سمجھا گیا ہے اور اس کے استعمال میں اعتدال کی سخت تاکید کی گئی ہے۔ چاہے انسان وضو کر رہا ہو یا غسل، حتیٰ کہ اگر بہتے دریا کے کنارے بھی موجود ہو تو بھی پانی میں اسراف جائز نہیں ہے، کیونکہ فضول خرچی اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرمؐ خود نہایت کم پانی استعمال کر کے وضو اور غسل فرمایا کرتے تھے تاکہ امت کے لیے عملی نمونہ قائم ہو، اور یہ تعلیم دی کہ عبادت جیسے عظیم عمل میں بھی ضیاع اور فضول خرچی کی گنجائش نہیں ہے۔ اس کے ساتھ یہ سبق بھی ملتا ہے کہ انسان کو اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے ان کا درست استعمال کرنا چاہیے اور ان کے ضیاع سے بچنا چاہیے تاکہ معاشرے میں توازن، کفایت شعاری اور ماحول کی حفاظت کو یقینی بنایا جا سکے۔

۲۔ پانی کا استعمال دوسروں کے حقوق کے ساتھ مشروط ہے

اسلامی تعلیمات میں پانی کو اجتماعی حق قرار دیا گیا ہے۔ اسے روکنا یا دوسروں کو اس سے محروم کرنا ظلم اور زیادتی ہے۔ جناب ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ پانی کی زیادتی کو اس لیے نہ روکا جائے کہ اس کے ذریعے گھاس (چرنے کے لیے) روک لی جائے۔[8]

جناب ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: النَّاسُ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ: فِي الْكَلَإِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ۔"[9]

"لوگ تین چیزوں میں برابر کے شریک ہیں: گھاس، پانی اور آگ۔"

جناب عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْعُ الْمَاءِ بَعْدَ الرِّيِّ كَمَنْعِ الْكَلَإِ۔"[10]

"جب پانی پینے کے بعد باقی رہ جائے تو اس کو روکنا گھاس روکنے کی طرح ہے۔"

جناب عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ مَنَعَ فَضْلَ الْمَاءِ مَنَعَهُ اللَّهُ فَضْلَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔"[11]

"جو شخص پانی کی زیادتی (دوسروں سے) روکے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنی رحمت اس سے روک لے گا۔"

یہ پس منظر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ پانی اللہ کی عطا کردہ وہ نعمت ہے جو اجتماعی ملکیت رکھتی ہے اور جس پر ہر انسان کا حق برابر ہے، اس لیے کسی فرد یا گروہ کو یہ اجازت نہیں کہ وہ پانی کو اپنی اجارہ داری میں لے یا دوسروں کو اس سے محروم کرے۔ اس میں عدل و مساوات کا اصول واضح ہوتا ہے کہ معاشرے میں وسائل کی تقسیم منصفانہ ہو، اور پانی جیسی بنیادی ضرورت میں دوسروں کے حقوق کو پامال نہ کیا جائے۔ ان احادیث سے یہ رہنمائی بھی ملتی ہے کہ پانی کے معاملے میں تعاون اور ایثار کو فروغ دیا جائے تاکہ کوئی پیاسا یا ضرورت مند محروم نہ رہے، اور ساتھ ہی مسلمانوں کو یہ احساس دلایا گیا ہے کہ اللہ کی نعمتوں میں دوسروں کے حقوق کی رعایت کرنا دین کا لازمی تقاضا ہے۔

۳۔ پانی کو پاکیزہ رکھنے کی ہدایت

نبی کریمؐ نے پانی کو ناپاک کرنے اور آلودہ کرنے سے منع فرمایا۔

جناب ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص بہتے ہوئے پانی کے بجائے کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے اور پھر اسی میں غسل بھی نہ کرے۔[12]

جناب جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں:

"نَهَى رَسُولُ اللَّهِ أَنْ يُبَالَ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ۔"[13]

"جناب جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔"

جناب ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"لَا يَغْتَسِلْ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ۔"[14]

"رسول اللہؐ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی جنابت کی حالت میں کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔"

ان احادیث سے یہ اسباق حاصل ہوتے ہیں کہ پانی اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے جسے پاکیزہ اور قابلِ استعمال رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے، کیونکہ پانی ہی سے وضو، غسل اور دیگر عبادات ممکن ہیں، لہٰذا اس میں کسی بھی طرح کی گندگی ڈالنا، پیشاب کرنا یا جنابت کی حالت میں اس میں غسل کرنا سخت منع ہے، خواہ وہ کھڑا پانی ہو یا بہتا ہوا، تاکہ دوسروں کے استعمال کے لیے یہ پانی ناپاک نہ ہو اور معاشرے میں صحت و صفائی قائم رہے۔ ان تعلیمات سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اسلام محض عبادات کا دین نہیں بلکہ روزمرہ زندگی کی بنیادی ضروریات مثلاً ماحول اور قدرتی وسائل کی حفاظت کے بھی واضح اصول بیان کرتا ہے، تاکہ اجتماعی زندگی پاکیزگی، سہولت اور خیر خواہی پر قائم رہے۔

۴۔ پانی کے ذرائع کی حفاظت اور ان میں اضافہ

رسول اللہؐ نے نہ صرف پانی کے ضیاع سے منع فرمایا بلکہ اس کے ذرائع کو بڑھانے کی ترغیب بھی دی۔

جناب سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ فوت ہو گئی ہیں، ان کے لیے کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

"الماءُ۔"[15]

چنانچہ انہوں نے اپنی والدہ کی طرف سے ایک کنواں کھدوایا۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ پانی کی فراہمی سب سے عظیم صدقہ ہے، کیونکہ یہ براہِ راست زندگی سے جڑا ہوا ہے۔

۵۔ پانی کے استعمال میں میانہ روی

نبی کریمؐ نے اپنے عملی نمونے سے بتایا کہ تھوڑے پانی میں بھی بڑے کام انجام دیے جاسکتے ہیں۔
جناب انسؓ فرماتے ہیں:

"كان النبي يتوضأ بالمدِّ، ويغتسلُ بالصاعِ إلى خمسةِ أمدادٍ۔"[16]

"رسول اللہؐ ایک مد (تقریباً چھ سو ملی لیٹر) پانی سے وضو اور ایک صاع (تقریباً 2.5 لیٹر) یا اس سے کچھ زیادہ سے غسل فرمایا کرتے تھے۔"

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جس کا بے جا استعمال ناشکری کے مترادف ہے، اس لیے اس میں اعتدال اختیار کرنا ایمان کا تقاضا ہے۔ وضو اور غسل جیسے عبادات میں بھی صرف اتنا پانی استعمال کیا جائے جو مقصد کے لیے کافی ہو، کیونکہ زیادہ بہا دینا فضول خرچی ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا۔ ان احادیث سے یہ سبق بھی ملتا ہے کہ اسلام میں صفائی ستھرائی کا حکم ضرور ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وسائل کے تحفظ پر بھی زور دیا گیا ہے۔ پانی کی کمی یا فراوانی کی حالت میں بھی میانہ روی اختیار کرنا چاہیے، کیونکہ فضول خرچی دوسروں کے حق تلفی کا سبب بن سکتی ہے اور یہ اجتماعی نقصان کا ذریعہ ہے۔ مزید یہ کہ پانی کا استعمال عبادات کے ساتھ اخلاقی اور سماجی ذمہ داری کا بھی حصہ ہے، تاکہ انسان خود بھی پاکیزگی پائے اور دوسروں کے لیے بھی یہ نعمت محفوظ رہے۔

پانی کے ساتھ تعلق کو آپؐ نے عبادت اور اخلاقی تربیت کے ساتھ جوڑ دیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ پیاسے کو پانی پلانا صدقہ ہے اور یہ آخرت میں نجات کا ذریعہ ہے۔
رسول اللہؐ نے فرمایا:

"بينما رجلٌ يمشي بطريقٍ، اشتدَّ عليه العطشُ، فوجدَ بئرًا، فنزلَ فيها فشرِبَ، ثم خرجَ، فإذا كلبٌ يلهَثُ يأكُلُ الثَّرى منَ العطشِ، فقالَ الرَّجلُ: لقد بلغَ هذا الكلبَ منَ العطشِ مثلُ الذي كانَ بلغَ بي، فنزلَ البئرَ فملأ خُفَّهُ ماءً، ثم أمسكَه بفيهِ حتى رقِيَ، فسقى الكلبَ، فشكرَ اللَّهُ له فغفرَ له۔"[17]

"ایک شخص راستے میں سخت پیاسا ہوا، اسے ایک کنواں ملا تو اس نے پانی پیا، پھر ایک کتا دیکھا جو پیاس کی شدت سے کیچڑ چاٹ رہا تھا، اس نے اپنے جوتے میں پانی بھر کر اسے پلایا، اللہ نے اس عمل کو قبول فرمایا اور اس کی بخشش کر دی۔"

یہ واقعہ اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ اسلام میں رحمت و شفقت صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ حیوانات تک پھیلی ہوئی ہے، اور ایک جانور کی پیاس بجھانے جیسے بظاہر چھوٹے عمل کو بھی اللہ تعالیٰ اپنی رضا اور مغفرت کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مخلوقِ خدا پر رحم کرنا ایمان کی علامت ہے اور نیکی کسی بڑی قربانی کے بغیر بھی چھوٹے چھوٹے کاموں کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ واقعہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ انسان کو اپنے اردگرد موجود ضرورت مندوں کی حاجت پر نظر رکھنی چاہیے، خواہ وہ جانور ہی کیوں نہ ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیت اور خلوصِ دل زیادہ اہم ہیں۔ مزید یہ کہ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرنا دراصل اپنے لیے بھلائی کا سامان کرنا ہے، اور یہ اصول زندگی کے ہر پہلو میں ہمیں ایثار، ہمدردی اور خدمتِ خلق کی طرف مائل کرتا ہے۔

۶۔ وضو میں پانی کے اسراف کی ممانعت

وضو میں پانی کے اسراف سے نبی کریمؐ کی ممانعت اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اسلام زندگی کے ہر پہلو میں اعتدال، توازن اور ذمہ داری کی تعلیم دیتا ہے۔ پانی اگرچہ عام اور ظاہری نعمت ہے، لیکن اس کا ضیاع اللہ تعالیٰ کی نعمت کی ناقدری شمار ہوتا ہے۔ نبیؐ نے خود نہایت کم پانی سے مکمل وضو فرمایا اور اپنے عمل سے امت کو سکھایا کہ عبادت میں بھی میانہ روی لازم ہے۔ آپؐ نے

وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی بہانے کو ناپسند فرمایا، حتیٰ کہ بہتے دریا کے کنارے بھی اسراف سے منع کیا۔ یہ تعلیم صرف عبادتی نظم کی نہیں بلکہ ماحول، وسائل اور انسانی ضرورتوں کے احترام کی بھی نمائندہ ہے۔ وضو میں اعتدال نہ صرف سنت ہے بلکہ ایک اخلاقی رویہ ہے جو انسان کو شکر گزاری، نظم و ضبط اور اجتماعی فلاح کا درس دیتا ہے۔ اس سلسلے میں جناب عمرو بن شعیبؓ اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اکرمؐ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر وضو کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہؐ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور تین تین مرتبہ اعضاء دھو کر فرمایا:

"هَكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ۔"[18]

"یہ ہے مکمل وضو، جو اس سے زیادہ کرے، وہ برائی کرتا ہے، حد سے بڑھتا ہے اور ظلم کرتا ہے۔"

اس سلسلے میں جناب ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اکرمؐ کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپ وضو فرما رہے تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"أَحْسِنْ وُضُوءَكَ، وَلَا تُسْرِفْ فِي الْمَاءِ۔"[19]

"اچھے طریقے سے وضو کرو اور پانی میں اسراف نہ کرو۔"

یہ پسِ منظر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ رسول اکرمؐ نے وضو کے عمل میں اعتدال اور میانہ روی کو لازم قرار دیا ہے۔ آپؐ نے نہ صرف وضو کا عملی طریقہ سکھایا بلکہ یہ بھی فرمایا کہ جو شخص اس سے زیادہ کرے، وہ برائی، زیادتی اور ظلم کرتا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے جناب ابوہریرہؓ کو نصیحت فرمائی کہ وضو خوبصورتی اور درستگی سے کرو مگر پانی ضائع نہ کرو۔ ان تعلیمات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام عبادت میں بھی نظم، احتیاط اور نعمتوں کی قدر سکھاتا ہے، اور پانی کے استعمال میں اسراف کو اخلاقی اور دینی لحاظ سے ناپسندیدہ عمل قرار دیتا ہے۔

۷۔ بہتے دریا کے کنارے بھی پانی کے ضیاء کی ممانعت

اسلام نے زندگی کے ہر پہلو میں اعتدال اور ذمہ داری کی تعلیم دی ہے، حتیٰ کہ عبادات میں استعمال ہونے والے پانی کے بارے میں بھی فضول خرچی سے روکا ہے۔ نبی کریمؐ نے وضو میں پانی کے اسراف کو ناپسند فرمایا اور واضح کیا کہ اگر کوئی بہتے دریا کے کنارے بھی ہو تو اسے ضرورت سے زیادہ پانی استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ اس تعلیم کا مقصد صرف عبادتی نظم و ضبط نہیں بلکہ ماحول، وسائل اور اللہ کی نعمتوں کی حفاظت بھی ہے۔ پانی ایک قیمتی عطیہ الٰہی ہے جس کا ضیاع ناشکری کے مترادف ہے۔ رسول اکرمؐ کا عمل اور ارشادات ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ پاکیزگی صرف جسمانی نہیں بلکہ فکری و اخلاقی طہارت بھی ہے، اور جو شخص نعمتوں کا احترام کرتا ہے وہ دراصل شکر گزار بندہ ہوتا ہے۔ اسلام میں پانی کا بچاؤ اجتماعی بھلائی اور اخلاقی ذمہ داری کا مظہر ہے۔ جناب عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرمؐ جناب سعد کے پاس سے گزرے اس وقت وہ وضو کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اے سعد! یہ اسراف کیوں کر رہے ہیں؟ جناب سعد عرض کرنے لگے ہیں کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں! اگرچہ آپ بہتے دریا کے کنارے پر ہوں۔[20] یہ پسِ منظر اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ نبی کریمؐ نے وضو کے دوران ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنے کو فضول خرچی قرار دیا، چاہے پانی وافر مقدار میں ہی کیوں نہ ہو۔ جب جناب سعدؓ نے تعجب سے پوچھا کہ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ تو آپؐ نے واضح فرمایا کہ ہاں، اگرچہ تم بہتے دریا کے کنارے ہی کیوں نہ ہو۔ اس حدیث کا مقصد یہ تعلیم دینا ہے کہ اسلام میں نعمتوں کا احترام لازم ہے، اور عبادت کے موقع پر بھی فضول خرچی اور ضرورت سے زیادہ استعمال کو ناپسند کیا گیا ہے۔ یہ ارشاد ہمیں سادگی، میانہ روی اور وسائل کے درست استعمال کا عملی درس دیتا ہے۔

۸۔ پانی کا شکر ادا کرنا اور اسے نعمتِ الٰہی سمجھنا

پانی اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے جس کے بغیر زندگی ممکن نہیں، اس لیے اسے محض مادی ضرورت نہیں بلکہ رحمتِ الٰہی سمجھنا چاہیے۔ نبی کریمؐ نے ہمیں یہ تعلیم دی کہ جب انسان پانی پینے کے بعد اللہ کی حمد و شکر بجالاتا ہے تو یہ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند آتا ہے۔ اسلام نے ہر نعمت پر شکر ادا کرنے کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے، اور پانی کے بارے میں شکر کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اسے ضائع نہ کرے، اس کے ذرائع کو محفوظ رکھے اور دوسروں کے حقوق کا خیال رکھے۔ پانی کو نعمتِ الٰہی سمجھ کر اس کا احترام، استعمال میں اعتدال اور شکر گزاری دراصل بندگی، اخلاقی شعور اور سماجی ذمہ داری کا مظہر ہے۔ اس حوالے سے رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ رَاضٍ عَنِ الْعَبْدِ يَأْكُلُ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا، وَيَشْرَبُ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا۔"[21]

"اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے راضی ہوتا ہے جب وہ کوئی لقمہ کھاتا ہے اور اس پر اس کی حمد کرتا ہے، یا پانی کا گھونٹ پیتا ہے اور اس پر شکر ادا کرتا ہے۔"

جناب سعید بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرمؐ کو فرماتے ہوئے سنا:

"مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ آمِنًا فِي سِرْبِهِ، مُعَافًى فِي جَسَدِهِ، عِنْدَهُ قُوتُ يَوْمِهِ، فَكَأَنَّمَا حِيزَتْ لَهُ الدُّنْيَا۔"[22]

"جو شخص صبح اٹھے اور اپنے گھر میں امن سے ہو، جسمانی طور پر تندرست ہو اور دن بھر کا کھانا پینا (یعنی ضروریات) میسر ہو، گویا اسے پوری دنیا عطا کر دی گئی۔"

یہ پس منظر اس بات کو واضح کرتا ہے کہ انسان کو اپنی روزمرہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے، چاہے وہ معمولی سی چیز ہی کیوں نہ ہو، جیسے کھانا یا پانی۔ نبی کریمؐ نے تعلیم دی کہ بندہ جب کھانے یا پینے کے بعد اللہ کی حمد و شکر بجالاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہوتا ہے۔ یہ شکر گزاری دراصل بندے کے ایمان، عاجزی اور شعورِ نعمت کی علامت ہے۔ دوسری حدیث میں رسول اکرمؐ نے انسان کو احساس دلایا کہ اگر کوئی شخص صبح اٹھے اور اسے امن، صحت اور یومیہ ضرورت کی غذا میسر ہو، تو گویا اسے دنیا بھر کی نعمتیں مل گئی ہیں۔ یہ تعلیم ہمیں سادگی، قناعت اور دل کے سکون کا درس دیتی ہے کہ حقیقی خوشی مال و دولت کی کثرت میں نہیں بلکہ اللہ کی نعمتوں کو پہچاننے اور ان پر شکر ادا کرنے میں ہے۔ اس طرح اسلام شکر گزاری کو روحانی بلندی اور اطمینانِ قلب کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

دورِ حاضر میں پانی کو محفوظ رکھنے کے مختلف طریقے

پانی زمین پر زندگی کی بنیاد ہے۔ موجودہ دور میں آبادی کے بڑھنے، صنعتی ترقی، ماحولیاتی آلودگی، اور بے احتیاطی کے باعث پانی کے ذخائر تیزی سے کم ہو رہے ہیں۔ عالمی اداروں کے مطابق آئندہ چند دہائیوں میں دنیا کے کئی ممالک شدید آبی بحران کا سامنا کریں گے۔ اس لیے پانی کو محفوظ رکھنا محض ایک ماحولیاتی ذمہ داری نہیں بلکہ انسانی بقا کا تقاضا ہے۔ ذیل میں پانی کے تحفظ کے چند اہم، عملی اور سائنسی طریقے بیان کیے جا رہے ہیں جو فرد، معاشرہ اور ریاست تینوں سطحوں پر اختیار کیے جا سکتے ہیں:

ا۔ پانی کے ضیاع کی روک تھام

پانی کے تحفظ کا پہلا اصول یہ ہے کہ اس کے ضیاع کو روکا جائے۔ روزمرہ زندگی میں سب سے زیادہ پانی وضو، غسل، کپڑے دھونے، گاڑیاں صاف کرنے، اور باغیچوں میں استعمال کے دوران ضائع ہوتا ہے۔ اگر ہر شخص وضو میں نبی کریمؐ کی سنت پر عمل کرے اور کم پانی استعمال کرے تو لاکھوں گیلن روزانہ بچائے جا سکتے ہیں۔ اسی طرح نلکے کو کھلا چھوڑ دینا یا پائپ سے گاڑی

دھونا ایک بڑی فضول خرچی ہے۔ اس کے بجائے بالٹی میں پانی بھر کر استعمال کیا جائے۔ جدید شہروں میں "واٹر کنزرویشن ڈیوائسز" نصب کرنا بھی مؤثر اقدام ہے، جو نلکوں اور شاورز سے بہنے والے پانی کی مقدار محدود کرتے ہیں۔

۲۔ بارش کے پانی کو محفوظ کرنا

بارش کا پانی فطری طور پر صاف اور مفید ہوتا ہے، مگر بیشتر شہروں میں یہ پانی نالیوں میں بہہ کر ضائع ہو جاتا ہے۔ موجودہ دور میں بارش کے پانی کو جمع کرنے کے مختلف طریقے رائج ہیں، جیسے روفلٹ واٹر ہارویسٹنگ سسٹم، جس میں چھتوں پر گرنے والا پانی مخصوص پائپوں کے ذریعے ٹینکوں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ یہ پانی گھریلو استعمال، باغبانی اور بعض اوقات فلٹریشن کے بعد پینے کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اسکولوں، مساجد اور سرکاری عمارتوں میں اگر یہ نظام عام کیا جائے تو پانی کے بحران میں خاطر خواہ کمی آسکتی ہے۔

۳۔ زیرِ زمین پانی کے ذخائر کو دوبارہ بھرنا

زمین کے نیچے موجود پانی کے ذخائر تیزی سے ختم ہو رہے ہیں۔ کنوؤں، ٹیوب ویلوں اور بورنگ کے بے تحاشا استعمال نے زیرِ زمین سطح کو خطرناک حد تک کم کر دیا ہے۔ جدید ماہرین ماحولیات اس کے ازالے کے لیے ریچارج ویل سسٹم تجویز کرتے ہیں، جس کے ذریعے بارش یا ضائع ہونے والے پانی کو زمین کے اندر واپس پہنچایا جاتا ہے تاکہ آبی سطح بحال رہے۔ اس مقصد کے لیے سرکاری سطح پر پالیسی سازی اور شہروں میں مناسب جگہوں پر ریچارج پوائنٹس کی تنصیب ضروری ہے۔

۴۔ زراعت میں پانی کے مؤثر استعمال کے طریقے

زراعت دنیا بھر میں پانی کا سب سے بڑا اصارف ہے۔ پرانے طریقۂ آبپاشی جیسے نہری نظام یا سیلابی آبپاشی میں بے حد پانی ضائع ہوتا ہے۔ جدید دور میں ڈرِپ اریگیشن (قطرہ بہ قطرہ آبپاشی) اور اسپرنکلر سسٹم کو ترجیح دی جا رہی ہے۔ ان طریقوں سے پودوں کو صرف ضرورت کے مطابق پانی دیا جاتا ہے، جس سے 50 فیصد سے زیادہ پانی بچایا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ فصلوں کی گردش، خشک سالی برداشت کرنے والی فصلوں کا انتخاب، اور زمین کو نمی برقرار رکھنے کے لیے ملچنگ جیسے طریقے بھی مفید ہیں۔

۵۔ آلودہ پانی کی صفائی اور دوبارہ استعمال

صنعتی ترقی کے ساتھ پانی کی آلودگی ایک بڑا مسئلہ بن گئی ہے۔ کارخانوں، گھروں اور شہروں سے نکلنے والا گندا پانی اکثر ندیوں اور جھیلوں کو آلودہ کرتا ہے۔ اس مسئلے کے حل کے لیے جدید ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹس بنائے جا رہے ہیں جو گندے پانی کو صاف کر کے دوبارہ قابلِ استعمال بناتے ہیں۔ کچھ ممالک نے صنعتی پانی کو فلٹریشن کے بعد زراعت میں استعمال کے لیے دوبارہ قابلِ کار بنالیا ہے۔ پاکستان جیسے ممالک میں بھی اس ٹیکنالوجی کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ پینے کے صاف پانی پر دباؤ کم ہو۔

۶۔ عوامی آگاہی اور تعلیم

پانی کے تحفظ کے لیے صرف سائنسی اقدامات کافی نہیں، عوامی شعور بھی لازمی ہے۔ اسکولوں، مساجد، میڈیا اور سماجی تنظیموں کے ذریعے پانی کی اہمیت، اسراف کی ممانعت، اور حفاظت کے اصولوں پر مبنی آگاہی مہمات چلائی جاسکتی ہیں۔ اگر ہر فرد یہ سمجھ لے کہ پانی کا ایک ایک قطرہ امانت ہے، تو یہ مہم خود بخود ایک قومی تحریک بن سکتی ہے۔

۷۔ حکومتی سطح پر منصوبہ بندی اور قانون سازی

پانی کے تحفظ کے لیے ریاستی سطح پر مضبوط پالیسی ناگزیر ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ واٹر مینجمنٹ پالیسی بنائے جس کے تحت پانی کے ضیاع پر جرمانے، غیر ضروری استعمال پر پابندیاں، اور مؤثر کنٹرول کے اقدامات کیے جائیں۔ اسی طرح پانی کے ذخائر کی

تقسیم میں شفافیت، نہری نظام کی بحالی، اور نئی ڈیم پالیسی بھی پانی کے تحفظ کا اہم حصہ ہیں۔ چھوٹے ڈیم، تالاب، اور مصنوعی جھیلیں بارش کے پانی کو محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

۸۔ شہری علاقوں میں مؤثر نکاسیٔ آب کا نظام

بیشتر شہروں میں گندے پانی کی نکاسی ناقص ہونے کے باعث صاف پانی کے ذخائر آلودہ ہو جاتے ہیں۔ اس کے حل کے لیے سویل واٹر مینجمنٹ، واٹر لائن اور سیوریج لائن کی علیحدگی، اور سٹروم واٹر ڈرینیج سسٹم کا قیام ضروری ہے۔ اگر شہری منصوبہ بندی میں پانی کے بہاؤ، ذخیرے اور نکاسی کو سائنسی بنیادوں پر ترتیب دیا جائے تو بہت سا پانی دوبارہ استعمال کے قابل رہتا ہے۔

۹۔ انفرادی اور گھریلو اقدامات

گھر کے ہر فرد کو پانی کے استعمال میں احتیاط برتنی چاہیے۔ جیسے کہ دانت برش کرتے وقت نل بند رکھنا، برتن دھوتے وقت پانی کے بہاؤ کو کم کرنا، اور واشنگ مشین یا ڈش واشر کو صرف مکمل بھرنے پر چلانا۔ وضو اور غسل میں بھی کم سے کم پانی استعمال کرنے کی سنت پر عمل کیا جائے۔ باغبانی میں صبح یا شام کے وقت پانی دینا زیادہ مؤثر ہوتا ہے کیونکہ ان اوقات میں بخارات کم بنتے ہیں۔

۱۰۔ مذہبی اور اخلاقی نقطۂ نظر سے پانی کا احترام

اسلام میں پانی کو اللہ کی عظیم نعمت قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریمؐ نے خود بہت کم پانی میں وضو اور غسل فرمایا اور صحابہؓ کو بھی اسراف سے روکا۔ پانی کا ضیاع نہ صرف معاشی جرم بلکہ اخلاقی گناہ بھی ہے۔ پانی کو پاکیزہ رکھنا، دوسروں کے حصے کا خیال کرنا، اور اس کے ذرائع کی حفاظت کرنا دراصل شکرِ نعمت اور ایمان کی علامت ہے۔

۱۱۔ ٹیکنالوجی کا کردار

جدید ٹیکنالوجی نے پانی کے تحفظ کے کئی مؤثر حل فراہم کیے ہیں۔ اسمارٹ سینسرز نلکوں میں نصب کیے جا سکتے ہیں جو غیر ضروری بہاؤ کو خودکار طور پر روک دیتے ہیں۔ اسی طرح واٹر میٹرز پانی کے استعمال کا حساب رکھتے ہیں اور زیادہ خرچ پر خبردار کرتے ہیں۔ زراعت میں مصنوعی ذہانت پر مبنی نظام فصلوں کی نمی جانچ کر خودکار طور پر آبپاشی کو کنٹرول کرتے ہیں۔ یہ تمام طریقے مستقبل میں پانی کے بحران سے نمٹنے کے لیے ناگزیر ہیں۔

۱۲۔ جنگلات اور درختوں کی افزائش

درخت پانی کے تحفظ میں کلیدی کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ زمینی کٹاؤ کو روکتے، فضا میں نمی برقرار رکھتے، اور بارش کے امکانات بڑھاتے ہیں۔ جنگلات کی کٹائی نے ماحولیاتی توازن کو بگاڑا ہے جس کے نتیجے میں خشک سالی عام ہو رہی ہے۔ لہٰذا بڑے پیمانے پر شجرکاری، جنگلات کی بحالی، اور ماحولیاتی منصوبے پانی کے قدرتی چکر کو متوازن رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔

پانی کا تحفظ ایک عالمی فریضہ ہے، لیکن اس کی بنیاد فرد کے رویے سے شروع ہوتی ہے۔ نبی کریمؐ کی تعلیمات میں اعتدال، شکر، اور ذمہ داری کا جو درس دیا گیا ہے وہ آج کے ماحولیاتی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ اگر ہم سنت کے مطابق کم پانی میں وضو کریں، بارش کا پانی ذخیرہ کریں، زراعت میں جدید نظام اپنائیں اور پانی کو آلودہ ہونے سے بچائیں تو نہ صرف اس نعمت کی حفاظت ممکن ہو گی بلکہ آنے والی نسلوں کے لیے ایک پائیدار مستقبل کی ضمانت بھی ملے گی۔ پانی کا ہر قطرہ امانت ہے، اور امانت کا حق یہی ہے کہ اسے ضائع کیے بغیر شکر، احتیاط اور حکمت کے ساتھ استعمال کیا جائے۔

خلاصہ بحث

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں پانی کی حفاظت کی اہمیت نہایت نمایاں نظر آتی ہے، کیونکہ پانی انسانی زندگی کی بقا کے لیے بنیادی ضرورت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے جس کے بغیر زندگی کا تصور ممکن نہیں، اس لیے رسول اللہؐ نے اپنے قول و عمل سے پانی کے تحفظ اور اس کے درست استعمال کی تعلیم دی۔ آپؐ نے ہمیشہ پانی کو پاکیزہ رکھنے اور فضول خرچی سے بچنے کی ہدایت فرمائی، حتیٰ کہ وضو جیسی عبادت میں بھی ضرورت سے زیادہ پانی استعمال کرنے سے منع کیا، جس سے یہ اصول واضح ہوتا ہے کہ پانی کا استعمال میانہ روی کے ساتھ ہونا چاہیے اور اس میں اسراف سخت ناپسندیدہ عمل ہے۔ سیرتِ نبویؐ ہمیں یہ بھی بتاتی ہے کہ پانی پر سب کا حق ہے، چاہے وہ انسان ہوں، جانور ہوں یا پرندے، اس لیے دوسروں کو پانی سے محروم کرنا یا پانی کے ذرائع کو آلودہ کرنا ظلم ہے اور یہ عمل معاشرتی فساد کا سبب بنتا ہے۔ نبی اکرمؐ نے اپنی زندگی میں پانی کے ذریعہ خدمتِ خلق کی اہمیت کو اجاگر فرمایا اور واضح کیا کہ کسی پیاسے کو پانی پلانا بہترین صدقہ اور نیکی ہے، کیونکہ یہ عمل انسان کی مغفرت اور اللہ کی رضا کا ذریعہ بنتا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے پانی کو صدقہ جاریہ قرار دیا اور اس کی تقسیم کو عدل و مساوات کے ساتھ کرنے پر زور دیا تاکہ کوئی شخص یا مخلوق اس نعمت سے محروم نہ ہو۔ اس طرح سیرتِ طیبہ ہمیں یہ درس دیتی ہے کہ پانی کو صرف اپنی ضرورت کے مطابق استعمال کیا جائے، اسے پاک رکھا جائے، دوسروں کے ساتھ اس کی تقسیم میں عدل اختیار کیا جائے اور اسے اللہ کی نعمت سمجھتے ہوئے شکرگزاری کے ساتھ استعمال کیا جائے، کیونکہ یہی طرزِ عمل انسان کی دنیاوی کامیابی اور اخروی فلاح کا ضامن ہے۔

نتائج بحث

اس پوری بحث سے حاصل ہونے والے نتائج درج ذیل ہیں:

- پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے، جس کی حفاظت اور درست استعمال ہر انسان پر لازم ہے۔
- سیرتِ طیبہ سے یہ رہنمائی ملتی ہے کہ پانی کے استعمال میں میانہ روی اختیار کی جائے اور اسراف سے بچا جائے۔
- پانی کو پاکیزہ رکھنا اور اسے آلودہ کرنے سے اجتناب کرنا دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔
- پانی پر سب کا حق ہے، لہٰذا کسی کو اس نعمت سے محروم کرنا یا ناجائز قابض ہونا ظلم کے مترادف ہے۔
- پیاسوں کو پانی پلانا بہترین صدقہ اور نیکی ہے جو مغفرت اور اللہ کی رضا کا ذریعہ بنتی ہے۔
- پانی کی تقسیم میں عدل و مساوات اختیار کرنا معاشرتی ہم آہنگی اور انصاف کے لیے ضروری ہے۔
- پانی کو صدقہ جاریہ قرار دے کر نبی اکرمؐ نے اس کی ابدی اہمیت واضح کی ہے، جو نسل در نسل انسانیت کے لیے فائدہ مند عمل ہے۔
- موجودہ دور میں بڑھتی ہوئی ماحولیاتی اور آبی بحران کے تناظر میں سیرتِ نبویؐ کی تعلیمات پر عمل کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

حوالاجات

[1] سورۃ الأنبیاء ۲۱:۳۰

[2] سورۃ المؤمنون ۲۳:۱۸

[3] سورۃ الملک ۶۷:۳۰

[4] ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن، کتاب الطہارۃ، باب الاقتصاد فی الماء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن، حدیث: ۴۲۵

[5] البخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب الوضوء بالمد، دار صادر، بیروت، س ن، حدیث: ۲۰۱

6 القشیری، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب قدر مایکفی من الماء للوضوء والغسل، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن، حدیث:۳۲۶

7 القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الطہارۃ، باب جواز اغتسال الرجل والمرأۃ جمیعا من إناء واحد، حدیث:۳۲۱

8 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المساقاۃ، باب لا یمنع فضل الماء لیمنع بہ الکلأ، حدیث:۲۳۶۳

9 السجستانی، سلیمان بن اشعث، السنن، کتاب البیوع، باب فی منع الماء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، س ن، حدیث:۳۴۷۷

10 احمد بن حنبل، المسند، حدیث ابن عباس، دار صادر، بیروت، س ن، ج:۱، ص:۳۱۴

11 السجستانی، السنن، کتاب البیوع، باب فی منع الماء، حدیث:۳۴۷۸

12 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب النہی عن البول فی الماء الراکد، حدیث:۲۳۶

13 القشیری، الجامع، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن البول فی الماء الراکد، حدیث:۲۸۱

14 القشیری، الجامع، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن الاغتسال فی الماء الراکد، حدیث:۲۸۳

15 النسائی، احمد بن شعیب، السنن، کتاب الزکوٰۃ، باب فضل سقی الماء، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س ن، حدیث:۳۶۶۴

16 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب الوضوء، باب کم یجزی من الماء فی الوضوء والغسل، حدیث:۲۰۱

17 البخاری، الجامع الصحیح، کتاب المظالم، باب فضل سقی الماء، حدیث:۲۳۶۳

18 ابوداؤد، السنن، کتاب الطہارۃ، باب فی الوضوء ثلاثا ثلاثا، حدیث:۱۳۵

19 البیہقی، السنن الکبریٰ، کتاب الطہارۃ، باب النہی عن الاسراف فی الاماء، ج:۱، ص:۱۹۸

20 ابن ماجہ، السنن، کتاب الطہارۃ وسننہا، باب الاقتصار علی الماء فی الوضوء، حدیث:۴۲۵

21 القشیری، الجامع الصحیح، کتاب الزہد والرقائق، باب استحباب حمد اللہ تعالیٰ بعد الاکل والشرب، حدیث:۲۷۳۴

22 الترمذی، الجامع، کتاب الزہد، باب ماجاء فی القناعۃ، حدیث:۲۳۴۶